احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

سوموار 14 اپریل 2003ء

روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

سوموار 14 اپریل 2003ء 11 صفر 1424 ہجری-14 شہادت 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 81

میری جان آپ پر قربان

جنگ احد میں دشمن کے ایک سخت حملہ کے وقت حضرت ابوطلحہؓ حضور ﷺ کی حفاظت کرتے ہوئے تیر چلا رہے تھے- حضور بعض دفعہ گردن اٹھا کر میدان جنگ کا جائزہ لیتے تھے تو حضرت ابوطلحہؓ عرض کرتے میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہوں- ایسا نہ ہو کہ کوئی تیر آپؐ کو لگ جائے میرا سینہ آپؐ کی حفاظت کیلئے حاضر ہے-

(صحیح بخاری کتاب المغازی باب اذھمت طائفتان حدیث نمبر 3757)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

دل بایار دست بکار رہے؛ اگرچہ یہ بات بہت نازک ہے مگر یہی سچا انقطاع ہے کہ جس کی مومن کو ضرورت ہے- وقت پر خداتعالیٰ کی طرف ایسا آ جاوے کہ گویا وہ ان سے کورا ہی تھا- حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی نسبت لکھتے ہیں کہ حضرت امام حسینؓ صاحب نے ایک دفعہ سوال کیا کہ آپ مجھ سے محبت کرتے ہیں- حضرت علیؓ نے فرمایا- ہاں- حضرت امام حسین علیہ السلام نے اس پر بڑا تعجب کیا اور کہا کہ ایک دل میں دو محبتیں کس طرح جمع ہوسکتی ہیں- پھر حضرت امام حسین علیہ السلام نے کہا کہ وقت مقابلہ پر آپ کس سے محبت کریں گے- فرمایا اللہ سے- غرض انقطاع ان کے دلوں میں مخفی ہوتا ہے اور وقت پر ان کی محبت صرف اللہ تعالیٰ کے لئے رہ جاتی ہے- مولوی عبداللطیف صاحب نے عجیب نمونہ انقطاع کا دکھلایا- جب انہیں گرفتار کرنے آئے تو لوگوں نے کہا کہ آپ گھر سے ہو آویں- آپ نے فرمایا کہ میرا ان سے کیا تعلق ہے- خداتعالیٰ سے میرا تعلق ہے سو اس کا حکم آن پہنچا ہے- میں جاتا ہوں- ہر چیز کی اصلیت امتحان کے وقت ظاہر ہوتی ہے- اصحاب رسول اللہ سب کچھ رکھتے تھے- زن و فرزند اور اموال و اقارب سب کچھ ان کے موجود تھے- عزتیں اور کاروبار بھی رکھتے تھے' مگر انہوں نے اس طرح شہادت کو قبول کیا کہ گویا شیریں پھل انہیں میسر آ گیا- وہ اللہ تعالیٰ کے لئے موت کو پسند کرتے- ایک طرف تعہد حقوق عیال و اطفال میں کمال دکھایا اور دوسری طرف ایسا انقطاع کہ گویا وہ بالکل کورے تھے- یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے لئے موت کو پسند کرتے کبھی نامردی نہ دکھاتے بلکہ آگے ہی قدم رکھتے- ایسی محبت سے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں جان دیتے تھے کہ بیوی بچوں کو بلا جیسی سمجھتے تھے- اگر بیوی بچے مزاحم ہوں تو ان کو دشمن سمجھتے تھے اور یہی معنے انقطاع کے ہیں- آج کل کے رہبانوں کی طرح نہیں کہ بالکل بیوی بچے سے تعلق چھوڑ دے اور سارے جہان سے ایک طرف ہو جائے- آسمان پر رہبانیت کے انقطاع کی کچھ قدر نہیں- صوفی منقطعین بھی نمونے دکھاتے رہے ہیں کہ با زن و فرزند اور باخدا رہے ہیں- پھر جب وقت آیا تو زن و فرزند کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کی طرف ہو گئے- وہ لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف منقطع ہوتے ہیں- حضرت ابراہیم علیہ السلام کا حال دیکھئے کیا انقطاع کا نمونہ ان سے ظاہر ہوا- جو اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں ضائع کرنا چاہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو ضائع نہیں کرتا اور اس کا نشان دنیا سے معدوم نہیں کرتا- میرا مطلب یہ ہے کہ لوگ اللہ تعالیٰ سے ایسا اخلاص ظاہر کریں اور اس قدر کوشش کریں کہ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو جائے- دوست دوست سے راضی نہیں ہوسکتا جب تک اس کے لئے وفاداری ظاہر اور ثابت نہ ہو- کسی کے دو خدمت گار ہوں- ایک وفادار اور مخلص ثابت ہو اور اپنے فرائض کو نہ رسم و رواج اور دباؤ سے بلکہ پوری محبت اور اخلاص سے ادا کرے اور دوسرا ایسا ہو جو بے دلی اور رسمی طور پر کچھ کام کرے تو ان میں سے مالک اسی پہلے پر راضی ہوگا اور اسی کی باتوں کو سنے گا اور اسی پر اعتبار کرے گا اور وفاداری کو پیار کرے گا-

فیج اعوج کے زمانہ میں تعصب بڑھ گیا ہے- اللہ تعالیٰ فرماتا ہے- (-) ان لوگوں کو یہ خیال نہیں کہ ان کے تعصب نے ان کو خداتعالیٰ سے بالکل دور کر دیا ہے- ایک زمانہ آنے والا ہے کہ جس قدر رسم لوگ ہیں وہ سب نہ ہوں گے- رسمی نمازوں سے خداتعالیٰ راضی نہیں ہوتا- دنیا کے دوست بھی صرف الفاظ سے نہیں بنتے- اخلاص کی ضرورت ہوتی ہے- (ملفوظات جلد چہارم ص 44)

کام کرنے میں کوئی ذلت نہیں

حضرت مصلح موعود نے فرماتے ہیں:-

''بعض لوگ کام کرنا بے عزتی سمجھتے ہیں۔

حضرت خلیفہ اول سنایا کرتے تھے کہ ایک امیر ہندو اپنے لڑکے کو چھ پیسے سے تجارت شروع کرائے گا لیکن مسلمان نوجوان کو تجارت کیلئے کہا جائے تو وہ کہے گا لاؤ چار پانچ ہزار روپیہ۔ حالانکہ ہم نے بچپن میں خود دیکھا ہے۔ کہ ایک شخص پہلے چھ پیسے یا دو آنے کے دہی بھلے بیچا کرتا تھا لیکن بعد میں وہ بڑا حلوائی بن گیا۔ اسی طرح ایک شخص جس کا معاملہ اب زیادہ دیانتدارانہ نہیں رہا' پہلے صرف عرق کشید کیا کرتا تھا مگر بعد میں اس کی تجارت بڑھ گئی۔ تو جہاں محلہ والوں پر ذمہ داری ہے وہاں ایسے لوگوں پر بھی ذمہ داری ہے کہ کام کریں۔ بیسیوں عورتیں ہیں جن کے پاس اخراجات کا کوئی سامان نہیں اور ایسے کئی خاندان ہیں جو نوکر رکھنے کے عادی ہیں۔ پھر کئی ایسے ہیں جو نوکر رکھنے کے عادی نہیں لیکن ان کے گھر میں بیماری ہوتی ہے اور انہیں عارضی طور پر نوکر کی ضرورت پیش آ سکتی ہے۔ ایسی عورتیں ہمارے گھر میں آتی ہیں اور اپنی تکالیف بیان کرتی ہیں لیکن جب میں ان سے کہتا ہوں کہ تمہیں امور عامہ کی معرفت کسی کے ہاں نوکر کرا دیا جائے تو کہہ دیتی ہیں کہ نہیں یہ تو بڑی ذلت کی بات ہے۔ حالانکہ کام کرنے میں کوئی ذلت نہیں۔

حضرت علیؓ کے متعلق آتا ہے کہ آپ گھاس کاٹ کر بیچا کرتے تھے۔ ہم لوگ چاہے کسی کی نسل سے ہوں مگر حقیقت تو یہی ہے کہ ہمارے اصل باپ دادے وہی ہیں خداتعالیٰ نے انہیں علم عطا کیا' رسول کریم ﷺ کا قرب عطا کیا اور پھر آپ کی دامادی کا شرف اور پھر خلافت کے مقام پر فائز کیا۔ تصوف والوں کا آپ کو باپ دادا بنایا مگر انہیں جنگل سے گھاس کاٹ کر لانے میں بھی کوئی عار نہ تھی۔ پھر اگر ہم میں سے کوئی اس میں شرم محسوس کرے تو کتنی بڑی غلطی ہے اس لئے جہاں یہ ضروری ہے کہ اہل محلہ سب کو کھلانے پلانے کا ذمہ اٹھائیں وہاں یہ بھی ضروری ہے کہ ہر شخص سے کام لیا جائے اور جب ہم انہیں کوئی کام نہ دے سکیں تو پھر بیشک مدد کے طور پر انہیں کچھ دے دیں لیکن اگر وہ کام نہیں کریں گے تو ہم انہیں کچھ نہیں دیں گے۔

(مشعل راہ ص 254)

تاریخ احمدیت
منزل بہ منزل
دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

مرتبہ ابن رشید

1981ء (1)

2 جنوری جماعت احمدیہ جاپان کا پہلا جلسہ سالانہ۔

4 جنوری گورڈچ سیرالیون میں بیت الذکر کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔

8 تا 10 جنوری غانا کا 55واں جلسہ سالانہ۔ 40 ہزار احمدیوں کی شرکت۔

11 جنوری سید محمود احمد شاہ صاحب کو مجلس انصاراللہ ناروے کا پہلا ناظم اعلیٰ مقرر کیا گیا۔

12 جنوری بیت بشارت سپین کی تعمیر کا باقاعدہ معاہدہ ہوا۔ 16 مارچ کو تعمیر کا کام باضابطہ طور پر شروع ہوگیا۔

18 جنوری چٹاگانگ بنگلہ دیش کی بیت الذکر کا سنگ بنیاد ڈاکٹر عبدالسلام صاحب نے رکھا

21 جنوری سوئٹزرلینڈ ٹی وی سے پہلی بار جماعت احمدیہ کے بارہ میں تفصیلی پروگرام (دورانیہ 23 منٹ) نشر کیا گیا۔

21 تا 24 جنوری چودھواں آل پاکستان ناصر باسکٹ بال ٹورنامنٹ ملک کی چوٹی کی 23 ٹیموں اور 250 کھلاڑیوں کی شرکت۔ حضور نے انعامات تقسیم فرمائے۔

22 جنوری زیورک سوئٹزرلینڈ میں پبلک ہال میں سیرۃ النبیؐ کا شاندار جلسہ ہوا۔

26 جنوری ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی قادیان آمد۔

30,31 جنوری ڈوتھومی تنزانیہ میں دوسرا ریجنل جلسہ سالانہ۔

6 تا 8 فروری نائیجیریا کا 31واں جلسہ سالانہ۔ 5 ہزار احباب کی شرکت۔

6 تا 8 فروری سیرالیون کا جلسہ سالانہ۔ 2 ہزار احباب شریک ہوئے۔ 25 افراد نے بیعت کی۔

7 فروری حضور نے ربوہ میں احمدیہ بک ڈپو کی عمارت مخزن الکتب کا سنگ بنیاد رکھا۔

10 تا 22 فروری حضور کا سفر جہلم و اسلام آباد۔

12 فروری حضور نے دارالضیافت کے لئے 200 دیگوں کی تحریک فرمائی۔ فی دیگ 2 ہزار روپیہ خرچ تجویز کیا گیا۔ 3 ماہ کے عرصہ میں 4 لاکھ کے وعدے موصول ہوئے۔

13 فروری خدام الاحمدیہ کے تحت آل ربوہ سائیکل ریس منعقد ہوئی۔

13 فروری جاپان کے شہر یوکوہاما میں رنگوں اور روشنیوں کی مدد سے فضا میں کلمہ طیبہ اور احمدیت کے پیغام کی اشاعت ہوئی یہ پروگرام ایک اشتہاری کمپنی کے توسط سے ہوا جس نے تعارف کے طور پر یہ پیشکش کی تھی کہ کوئی بھی شخص اپنی پسند کا پیغام بجلی کے قمقموں کے ذریعہ لکھوا سکتا ہے۔ چنانچہ جماعت نے اس سے بھرپور فائدہ اٹھایا۔

14 تا 16 فروری لجنہ انڈونیشیا کا چھٹا سالانہ اجتماع۔

22 فروری بیلجیئم میں احمدیہ مشن کا قیام۔

23 فروری پاپائے روم کو دورہ جاپان کے دوران احمدیہ لٹریچر کا تحفہ دیا گیا۔

23 تا 28 فروری ماریشس میں دین حق کے موضوع پر عظیم نمائش کا انعقاد۔

4 مارچ نارنگ منڈی شیخوپورہ میں ہولناک طوفان۔ تباہ حال افراد کے لئے حضور کی خصوصی رہنمائی میں جماعت کی امدادی کارروائیاں۔

دعوت الی اللہ کے سنہری گر

(71)

پر حکمت نصائح
ایمان افروز واقعات

مرتبہ: عبدالستار خان صاحب

دل کی کھڑکیاں کھل گئیں

محترم خواجہ کمال الدین صاحب بانی ووکنگ مشن لنڈن (متوفی 28 دسمبر 1932ء) کی بیعت کے پر کیف واقعہ سے "براہین احمدیہ" کی زبردست اعجازی قوتوں اور کرشمہ سازیوں کی ایک تاریخی اور علمی جھلک خوب نمایاں ہوتی ہے۔

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب لکھتے ہیں۔

" خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم لاہور کے رہنے والے تھے' بی اے' ایل ایل بی تھے' نئی روشنی کے تعلیم یافتہ تھے اس لئے دماغ میں دنیا کی ترقیات کی تمناؤں میں مذہب کو کہیں قدم رکھنے کی جگہ نہیں ملتی تھی' مثل ہے' جوانی دیوانی' خواجہ صاحب پر اس دیوانی کا بھی اثر تھا' یہاں تک کہ آزاد روی کا کوئی ٹھکانہ ہی نہ تھا۔ کچھ تو مشن کالج کے مشہور پادری پرنسپل ڈاکٹر یوانگ اور ان کے ہم مشربوں کا اثر اور کچھ طبیعت کی معقول پسندی نے یہ خیال دماغ پر مستولی کر دیا کہ جب دنیا ہی مقصود خاطر ہے اور مذہب ایک لغویت ہے تو پھر کیوں نہ عیسائی مذہب اختیار کیا جائے جس کے پیرودں کی وجاہت وحکومت اور جس کی سوسائٹی کا تعیش وتنعم آج اپنی نظیر نہیں رکھتا۔ جب پادری یوانگ اور دوسرے پوادر کو اس کا علم ہوا تو انہوں نے اور بھی ڈورے ڈالنے شروع کر دیئے اور اب یہ عالم ہوا کہ ڈاکٹر یوانگ اور پادریوں کی دعوتیں خواجہ صاحب کے گھر ہوتی تھیں اور خواجہ صاحب دن رات ان کے ہاں مدعو رہتے تھے اور بائبل کے تبلیغی جلسوں اور محفلوں میں عیسائیت کی تائید کرنا خواجہ صاحب کا کام تھا جہاں کوئی اور متنازعہ امر درمیان میں آیا اور کسی نے پادریوں پر اعتراض کیا اور ڈاکٹر یوانگ نے خواجہ صاحب کو مخاطب کیا اور یہ فوراً تصدیق وتائید کے لئے کھڑے ہو گئے۔ اب یہ ہوا کہ باقاعدہ بپتسمہ لینے کی تیاریاں ہونے لگیں۔

ادھر جناب الٰہی کی رحمت نے دستگیری کی تیاری شروع کر دی' حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود کی کتاب براہین احمدیہ خواجہ صاحب کے ہاتھ پڑ گئی' کس طرح ان تک پہنچی مجھے علم نہیں مگر کتاب پہنچی اور خواجہ صاحب نے پڑھی' خدا جانے کیا اثر قلب پر پڑا دنیا ہیچ نظر آنے لگی اور خدا کی معرفت کی روشنی کے لئے دل کی کھڑکیاں کھل گئیں۔ جس آگ کے گڑھے میں گرنے کی تیاریاں کر رہے تھے وہ اب صاف عیاں نظر آنے لگا۔ اپنے انجام کا سوچ کر کانپ اٹھے اپنی بداعتقادیوں اور بداعمالیوں سے توبہ کی۔

پادری یوانگ کی محفل میں جو آج جانا ہوا تو وہ حسب معمول اپنی تبلیغی مجلس میں عیسائیت کو پیش کر کے خواجہ صاحب کو مخاطب کر کے کہنے لگا کہ کیوں خواجہ صاحب میں نے ٹھیک کہا؟ انہوں نے بیٹھے بیٹھے اس خیال کی ایسی تردید کی کہ پادری حیران رہ گیا۔ جلدی سے کہنے لگا۔ خیر خیر خواجہ صاحب! معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے اس کے بعد فوراً مجلس برخاست کر دی اور علیحدہ لے جا کر ان سے سبب پوچھا کہ آج آپ نے عجیب طرح کے خیالات کا اظہار کیا' خواجہ نے فرمایا کہ "بات یہ ہے کہ میرا مذہب اب تک فقط دنیا طلبی تھا اور اس کے لئے عیسائیت سے بڑھ کر مجھے کوئی مذہب نظر نہیں آیا تھا اس لئے میں عیسائی ہونے کے لئے تیار تھا لیکن میں نے ایک مرد خدا کی کتاب پڑھی ہے اس سے مجھے دنیا ہیچ نظر آنے لگی ہے اور اس کتاب نے مجھ پر واضح کر دیا ہے کہ دین (-) کے سوا آج کوئی مذہب مذہب کہلانے کا مستحق ہی نہیں کیونکہ صرف وہی ایک مذہب ہے جو خدا تک آج بھی بندہ کو پہنچاتا ہے اور یہی مذہب کی غرض و غایت ہو سکتی ہے۔ پس میں اس کتاب کو جس کا نام براہین احمدیہ ہے پڑھ کر نئے سرے سے (احمدی) ہوا ہوں اور یہ وہ (دین) ہے جو ماں باپ کے گھر سے نہیں بلکہ علم و حکمت کے در سے مجھے ملا ہے اس لئے میرے دل میں گھر کر گیا ہے۔

براہین احمدیہ اور حضرت مرزا غلام احمد کا نام نامی کفر کے لئے موت کی گھنٹی تھی' پادری اپنا سا منہ لے کر رہ گئے اور ان کا یہ شکار ہاتھ سے نکل گیا لیکن بایں ہمہ ابھی خواجہ صاحب کے دل میں طرح طرح کے وساوس موجزن تھے' اور بداعمالیوں اور بگڑی ہوئی عادتوں کو چھوڑنا آسان کام نہ تھا۔

حضرت مسیح موعود قادیان سے ملتان تشریف لے جا رہے تھے۔ امرتسر کے سٹیشن پر خواجہ صاحب حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے' حضرت نے خلاف معمول خواجہ کو زور سے سینہ سے لگایا اور بیعت بھی لی' یہ غالباً 1893ء کا واقعہ ہے۔

خواجہ صاحب کا بیان ہے کہ حضرت کے سینے سے لگتے ہی میرے دل کو ایک عجیب ٹھنڈک اور سکون حاصل ہوا اور وساوس تو سینے سے یوں دھل گئے جیسے کبھی تھے ہی نہیں اور دل یقین اور معرفت کی لذت سے بھر گیا اور ہر ایک بری بات سے یک قلم نفرت ہو گئی اور وہ ٹھنڈک مہینوں مجھے قلب میں محسوس ہوتی رہی اور عبادت کا وہ

باقی صفحہ 7 پر

(پبلشر آغا سیف اللہ' پرنٹر قاضی منیر احمد) مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی مجلس عرفان

فرمودہ 22 نومبر 1944ء

سوال: سورۃ صافات میں حضرت یونس علیہ السلام کے متعلق ایک جگہ تو آتا ہے۔ اگر وہ تسبیح کرنیوالوں میں سے نہ ہوتا۔ تو مچھلی کے پیٹ میں قیامت کے دن تک پڑا رہتا۔ اور دوسری جگہ آتا ہے (۔) (قلم رکوع 2) کہ اگر اس کے رب کی نعمت۔ اس کی تکلیف کا تدارک نہ کرتی۔ تو اسے ایک کھلے میدان میں پھینک دیا جاتا۔ اور وہ مذموم ہوتا یہ دونوں آیتیں بظاہر آپس میں اختلاف رکھتی ہیں۔ ان کا کیا حل ہے؟

جواب: ان دونوں میں کوئی اختلاف نہیں پہلی آیت میں صرف جسمانی اذیت کا ذکر ہے کہ اگر خداتعالیٰ کا فضل نہ ہوتا تو وہ مچھلی کے پیٹ میں ہی رہتے۔ اور ان کی جان نہ بچتی۔ اور دوسری آیت میں روحانی اذیت کا ذکر ہے کہ اگر خداتعالیٰ کا فضل ان کے شامل حال نہ ہوتا۔ تو وہ دنیا کے لعن طعن کا نشانہ بن جاتے اور مخالفین انہیں مذموم قرار دیتے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کو بڑی عزت دی۔ ان کی قوم نے ان کا شاندار استقبال کیا اور وہ بڑی گرم جوشی سے ان پر ایمان لے آئی اور اس طرح خداتعالیٰ کی ایک بہت بڑی نعمت کے وہ مورد بن گئے۔

نماز میں شک پڑنے کا مسئلہ

فرمودہ 23 نومبر 1944ء

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کبھی مجلس میں بعض سوال پوچھ لیا کرتے تھے۔ آج میں بھی نوجوانوں سے ایک سوال پوچھتا ہوں۔ مسلم میں روایت آتی ہے کہ:-

(۔) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر نماز میں کسی کو شک پڑ جائے کہ میں نے کتنی رکعتیں پڑھی ہیں تین پڑھی ہیں یا چار تو وہ شک کو چھوڑے اور یقین پر بنیاد رکھے۔ حالانکہ سوال تو یہی تھا کہ اسے شک پڑ گیا ہے جب شک پڑ گیا ہے تو اسے چھوڑے کس طرح؟ پہلے میں سکول اور کالج کے طلباء سے پوچھتا ہوں۔ کہ وہ بتائیں اس کا کیا مطلب ہے؟

جب سکول اور کالج کے طلباء میں سے کسی نے اس کا جواب نہ دیا۔ تو حضور نے فرمایا اب جامعہ کے طلباء اس کا مطلب بتائیں۔ اس پر جامعہ کے ایک طالب علم نے عرض کیا کہ اگر شک پڑ جائے کہ میں نے تین رکعتیں پڑھی ہیں۔ یا چار۔ تو اگر چار کے متعلق شک ہو اور تین یقینی ہوں۔ تو وہ تین پر بنیاد رکھے اور شک یعنی چار کا خیال چھوڑ دے۔

حضور نے فرمایا:-

یہ مطلب تو درست ہے۔ لیکن کیا کسی حدیث سے بھی اس کی تصدیق ہوتی ہے۔ اس کا جواب جب کسی طالب علم نے نہ دیا۔ تو حضور نے فرمایا۔ اس بارہ میں حضرت ابن عباسؓ کی ایک حدیث مسند احمد بن حنبل میں آتی ہے۔ جو اس سوال کو حل کر دیتی ہے۔

یعنی حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے ان سے کہا اے لڑکے کیا تو نے یہ بات رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یا کسی اور صحابی سے سنی ہے۔ جب کسی کو نماز میں شک پڑ جائے تو وہ کیا کرے۔ وہ یہ بات کہہ ہی رہے تھے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف آ گئے۔ اور انہوں نے کہا آپ لوگ کیا باتیں کر رہے ہیں۔ حضرت عمرؓ کہنے لگے میں اس لڑکے سے پوچھ رہا تھا کہ کیا تم نے یہ بات رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یا کسی اور صحابی سے سنی ہے کہ جب نماز میں شک پیدا ہو جائے تو انسان کیا کرے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے کہا میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جب تم میں سے کسی کو نماز میں شک پیدا ہو جائے کہ اس نے ایک رکعت پڑھی ہے یا دو۔ تو ایک پر بنیاد رکھے۔ اور اگر یہ شک پیدا ہو جائے کہ دو پڑھی ہیں یا تین۔ تو دو پر بنیاد رکھے اور اگر یہ شک پیدا ہو جائے کہ تین پڑھی ہیں یا چار تو تین پر بنیاد رکھے۔ پھر جب وہ نماز سے فارغ ہو تو سلام سے قبل دو سجدے کرے پس پہلی حدیث کے وہی معنی ہیں جو اس دوسری حدیث سے ثابت ہیں۔ (مسند احمد بن حنبل ص 190 جلد اول)

30 نومبر کو حضور نے مجلس عرفان میں فرمایا:-

میں نے نماز میں شک پیدا ہونے کے متعلق ایک بات کہی تھی۔ اس کے متعلق بعض دوستوں نے مجھے ایک امر کی طرف توجہ دلائی ہے اس کو میں ابھی تک نہیں سمجھ سکا۔ کہ آیا میں ان کی بات نہیں سمجھا۔ یا وہ میری بات نہیں سمجھ سکے۔ بہرحال میں اس دن والی بات کی پھر وضاحت کر دیتا ہوں۔ مجھے شبہ ہے کہ ایک مشترک المعنی لفظ کی وجہ سے دوستوں کو غلط لگی ہے اور وہ میری بات کو پورے طور پر نہیں سمجھ سکے۔

یہ امر یاد رکھنا چاہئے کہ نماز میں شک پیدا ہونے کی کئی صورتیں ہو سکتی ہیں۔

1۔ ایک صورت تو یہ ہے کہ انسان غلطی کرنے کے باوجود یہ یقین رکھتا ہو کہ اس نے غلطی نہیں کی۔ مثلاً اس نے دو کی بجائے تین رکعتیں پڑھی ہوں۔ مگر اس کو یقین ہو کہ اس نے دو ہی پڑھی ہیں یا چار کی بجائے تین رکعتیں پڑھ کر اس نے سلام پھیر دیا ہو۔ مگر اس کو یقین ہو کہ اس نے چار ہی پڑھی ہیں۔ ایسی صورت میں خواہ اس نے کم رکعات پڑھی ہوں یا زیادہ چونکہ یہ غلطی اس کے علم سے باہر ہوتی ہے اس لئے یہ بھول چوک معاف ہوتی ہے جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر روزہ دار بھول کر کچھ کھا لے۔ تو بھول اسے معاف ہوتی ہے اور اس کا روزہ نہیں ٹوٹتا۔ اسی طرح نماز کے بعد جو شخص اس یقین سے اٹھتا ہے کہ جس طرح شریعت کا حکم تھا اس طرح میں نے نماز ادا کر دی ہے۔ اگر دو رکعتوں کا حکم تھا تو میں نے دو ہی پڑھی ہیں۔ اگر تین رکعتوں کا حکم تھا تو میں نے تین ہی پڑھی ہیں۔ اگر چار رکعتوں کا حکم تھا۔ تو میں نے چار ہی پڑھی ہیں۔ تو خواہ اس نے کوئی غلطی ہی کی ہو تب بھی اگر وہ نماز پوری نہیں کرتا یا سجدہ سہو نہیں کرتا تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہوگا۔ کیونکہ اسے اپنی غلطی کا علم ہی نہیں۔ بلکہ وہ یقین رکھتا ہے کہ میں نے کوئی غلطی نہیں کی۔

2۔ دوسری صورت یہ ہے کہ اسے یقین ہو گیا ہو۔ کہ میں نے چار رکعتیں نہیں پڑھیں بلکہ تین پڑھی ہیں یا تین نہیں پڑھی بلکہ دو پڑھی ہیں۔ تو ایسی صورت میں یہ حکم ہے کہ رکعتوں کے لحاظ سے جتنی کمی وہ سمجھتا ہے۔ اس کو پورا کرے اور بعد میں سجدہ سہو کرے۔

3۔ تیسری صورت یہ ہے کہ اس کو یقین ہو میں نے چار رکعتیں نہیں پڑھیں بلکہ پانچ یا چھ پڑھی ہیں تو اس صورت میں چونکہ زائد رکعت کو وہ واپس نہیں لے سکتا۔ اس لئے اس کے لئے صرف یہ حکم ہے کہ وہ سجدہ سہو کرے۔ گویا اگر اس کو یقین ہو کہ میں نے کم رکعتیں پڑھی ہیں تو جتنی کمی وہ سمجھتا ہو اس کو پورا کرے اور سجدہ سہو کرے۔ اور اگر اس کو یہ یقین ہو کہ میں نے زیادہ رکعتیں پڑھی ہیں۔ تو زیادہ رکعات کو چونکہ وہ واپس نہیں لے سکتا۔ اس لئے وہ صرف سجدہ سہو کرے۔

چوتھی صورت یہ ہے کہ اس کو یہ شک پیدا ہو گیا ہے کہ میں نے ایک رکعت پڑھی ہے یا دو پڑھی ہیں یا یہ شبہ پیدا ہو گیا ہے کہ میں نے دو رکعتیں پڑھی ہیں یا تین پڑھی ہیں یا یہ شبہ پیدا ہو گیا ہے کہ میں نے تین رکعتیں پڑھی ہیں یا چار پڑھی ہیں تو اس صورت کے متعلق میں نے حضرت عباسؓ کی ایک حدیث سنائی تھی کہ ایسی صورت میں وہ یقین پر عمل کرے یعنی اگر یہ شک پیدا ہو گیا ہے کہ میں نے ایک رکعت پڑھی ہے۔ یا دو پڑھی ہیں تو ایک کو یقین سمجھے اور اس پر بنیاد رکھے۔ اور دو کا خیال جانے دے کیونکہ اگر دو پر بنیاد رکھے گا تو ممکن ہے اس نے دو نہ پڑھی ہوں بلکہ ایک ہی پڑھی ہو پس دو پر بنیاد رکھنے میں اس کی نماز میں کمی رہ جائے گی۔ لیکن اگر وہ ایک پر بنیاد رکھے گا تو اسے یہ یقین ہو جائے گا کہ میں نے کمی نہیں کی جو حدیث میں نے اس روز بیان کی تھی اس کے آخر میں یہ الفاظ آتے ہیں کہ جب وہ نماز سے فارغ ہو تو سلام سے پہلے دو سجدے کرے۔ یعنی اس صورت میں جب کہ یہ شبہ پیدا ہو گیا ہو کہ میں نے ایک رکعت پڑھی ہے یا دو پڑھی ہیں۔ تو ایک کو یقین سمجھ لے اور دو کو جانے دے۔ اور جب یہ شک پیدا ہو جائے کہ میں نے دو رکعتیں پڑھی ہیں۔ یا تین تو دو کو یقین سمجھ لے اور تین کو جانے دے۔ اور جب یہ شک پیدا ہو جائے کہ میں نے تین رکعتیں پڑھی ہیں یا چار تو تین کو یقین سمجھ لے اور چار کا خیال جانے دے مگر اس کے یہ معنے نہیں کہ سجدہ سہو سے آزاد ہو گیا ہے۔ سجدہ سہو اسے بہرحال کرنا پڑے گا۔ کیونکہ اسے تو یقین ہو گیا ہے کہ اس نے کم رکعتیں نہیں پڑھیں۔ مگر یہ تو ضروری نہیں کہ اس نے زیادہ بھی نہ پڑھی ہوں اور سجدہ سہو جس طرح نماز میں کمی کرنے پر ہے۔ اسی طرح زیادتی پر ہے۔ یہ تو نہیں کہ ایک شخص چار کی بجائے پانچ رکعتیں پڑھ لے اور کہے الحمدللہ میں نے ایک رکعت زیادہ پڑھ لی ہے۔ بلکہ اصل سوال تو شریعت کے حکم کی اتباع کا ہے۔ اگر شریعت کے حکم پر کوئی شخص زیادتی کرتا ہے۔ تو وہ شریعت کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ اس لئے اسے چاہئے کہ وہ اس غلطی پر معافی مانگے اور سجدہ سہو کرے۔ پس کمی کی صورت میں تو شریعت کا یہ حکم ہے کہ جتنی وہ کمی سمجھتا ہو اس کو پورا کرے۔ اور سلام سے پہلے دو سجدے کرے۔ اور زیادتی کی صورت میں چونکہ وہ اس زیادتی کو واپس نہیں لے سکتا۔ اس کے لئے یہی حکم ہے کہ وہ خالی دو سجدے کر دے۔

پس رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو یہ فرمایا ہے کہ اگر نماز میں شبہ پیدا ہو جائے کہ میں نے ایک رکعت پڑھی ہے یا دو پڑھی ہیں۔ یا یہ شبہ پیدا ہو جائے کہ میں نے دو رکعتیں پڑھی ہیں یا تین پڑھی ہیں یا یہ شبہ پیدا ہو جائے کہ میں نے تین رکعتیں پڑھی ہیں یا چار پڑھی ہیں تو وہ شک کو چھوڑے اور یقین پر عمل کرے اس کا یہی مطلب ہے کہ ایک یا دو میں شبہ پیدا ہونے کی صورت میں ایک تو یقینی طور پر اس نے پڑھی ہے اور دو اور تین میں شبہ پیدا ہونے کی صورت میں دو رکعتیں اس نے یقینی طور پر پڑھی ہیں۔ یہ تین اور چار میں شبہ پیدا ہونے کی صورت میں تین رکعتیں اس نے یقینی طور پر پڑھی ہیں۔ پس وہ یقینی رکعتوں پر بنیاد رکھے اور پھر باقی کمی کو پورا کرلے۔

میرا خیال ہے اس دن میں نے جو یہ بیان کیا تھ کہ وہ یقین پر عمل کرے اور شکوک کو چھوڑے۔ اس سے یہ سمجھا گیا ہے کہ سجدہ سہو نہ کرے۔ حالانکہ میں نے یہ نہیں کہا تھا۔ اس دن جو حدیث میں نے بیان کی تھی اس

کے آخر میں صاف طور پر یہ الفاظ موجود ہیں کہ (۔) یعنی جب وہ نماز سے فارغ ہو تو سلام پھیرنے سے قبل دو سجدے کرے۔ کیونکہ جس یقین پر اس نے عمل کیا ہے وہ محض اصطلاحی یقین ہے جس کے معنے یہ ہیں کہ اس نے کمی نہیں کی۔ ورنہ اس رنگ میں شبہ پھر بھی قائم رہتا ہے۔ کہ ممکن ہے اس نے دو کی بجائے تین رکعتیں پڑھی ہوں یا چار کی بجائے پانچ رکعتیں پڑھی ہوں۔ اور زیادہ پڑھنے پر بھی اسی طرح سجدہ سہو ہے۔ جس طرح کم پڑھنے پر ہے۔ میں سمجھتا ہوں۔ اس یقین کے لفظ سے بعض دوستوں کو یہ غلطی لگی ہے کہ انہوں نے یہ سمجھ لیا کہ جب یقین پیدا ہو جائے تو یقین پر سجدہ سہو نہیں۔ حالانکہ یہ یقین محض اصطلاحی ہے جس کے صرف یہ معنے ہیں کہ اس نے کمی نہیں کی ورنہ زیادتی کا شبہ تو پھر بھی قائم ہے۔ اور جس یقین پر سجدہ سہو نہیں وہ یقین حقیقی ہے۔

میں خود ایک دن نماز پڑھ رہا تھا کہ مجھے یہ شبہ پیدا ہو گیا کہ میں نے درمیانی تشہد چھوڑ دیا ہے۔ اس شبہ کی وجہ سے قریب تھا کہ میں سجدہ سہو کروں کہ یکدم مجھے یاد آ گیا کہ میں تشہد میں بیٹھا تھا اور اس وقت کسی نے آواز دی تھی۔ اسی طرح گزشتہ رات کا واقعہ ہے میری طبیعت خراب تھی۔ میں نے مغرب اور عشاء دونوں نمازیں جمع کر کے پڑھ لیں۔ رات کو جب میں سونے لگا تو مجھے شبہ پیدا ہوا کہ میں نے عشاء کی نماز نہیں پڑھی۔ میں گھبرا کر اٹھا تا کہ نماز پڑھوں کہ یکدم مجھے یاد آ گیا۔ کہ فلاں وقت تھا اور فلاں بات ہو رہی تھی۔ جب میں نے نماز پڑھی تھی۔ اور مجھے قطعی یقین ہو گیا کہ میں نے نماز پڑھ لی ہے۔ غرض پہلے شبہ پیدا ہوا لیکن حالات نے ایسے یقینی ثبوت بہم پہنچا دیئے۔ جس سے مجھے یقین ہو گیا کہ میں نے نماز پڑھ لی تھی۔ اسی طرح بعض دفعہ ایک انسان کو یہ شبہ پیدا ہو جاتا ہے کہ میں نے نماز پڑھی ہے یا نہیں پڑھی لیکن پھر اس کو یقینی طور پر یاد آ جاتا ہے کہ میں نے پڑھ لی تھی۔ پس گو سہو تو اس کو بھی ہوا۔ مگر یقین نے اس سہو کا ازالہ کر دیا اگر اسی قسم کا قطعی یقین اسے رکعتوں کے متعلق بھی ہو جائے۔ تو اس کے متعلق میری تحقیق یہی ہے کہ اس پر سجدہ سہو نہیں لیکن حدیث میں جس یقین کا ذکر ہے۔ وہ محض اصطلاحی یقین ہے جس کے صرف یہ معنے ہیں کہ اس کی نماز میں کمی نہیں رہی۔ یہ مطلب نہیں کہ زیادتی کا بھی امکان نہیں۔ اس لئے ایسی صورت میں وہ سجدہ سہو سے آزاد نہیں۔ بلکہ سجدہ سہو اس کے لئے ضروری ہے۔ کیونکہ ایسی صورت کے متعلق نص موجود ہے۔ اور حدیث کے یہ الفاظ ہیں کہ ایک یا دو رکعتوں میں شک پیدا ہونے کی صورت میں وہ بنیاد تو ایک پر رکھے اور اسے یقینی سمجھے یا دو یا تین رکعتوں میں شک پیدا ہونے کی صورت میں بنیاد تو دو پر رکھے۔ اور اسے یقینی سمجھے۔ یا تین اور چار رکعتوں میں شک پیدا ہونے کی صورت میں وہ بنیاد تو تین پر رکھے اور اسے یقینی سمجھے مگر یہ یقین چونکہ محض اصطلاحی ہے قطعی یقین نہیں۔ اور یہ امکان ہے کہ شائد اس نے زیادہ رکعتیں پڑھی ہوں۔ اس لئے سلام سے پہلے وہ سجدہ سہو کرے۔ پس اس حدیث کی موجودگی میں سجدہ سہو سے انکار کسی صورت میں نہیں ہوسکتا۔

مربیان کی ضرورت

ایک دوست نے عرض کیا کہ ہمارے ہاں کوئی عالم نہیں جو ہمیں مسائل وغیرہ سکھائے اور دعوت الی اللہ کرے ہمارے گاؤں کے لئے کوئی عالم مہیا فرمایا جائے۔

اس پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے فرمایا:۔

آپ لوگ خود عالم بنیں کچھ لڑکے یہاں بھیج دیں جو یہاں آ کر دینی تعلیم حاصل کریں۔ آپ جانتے ہیں۔ اس وقت ہمارے پاس صرف چالیس پچاس مربیان (1944ء میں) ہیں اور گاؤں لاکھوں کی تعداد میں ہیں۔ بتایئے ہم اتنے مربی کہاں سے لائیں۔ ہماری مثال تو ان شہیدوں کی سی ہے کہ ان کے کفن کے لئے پورا کپڑا نہیں ملتا تھا۔ سر کی طرف چادر کرتے تھے تو پاؤں ننگے ہو جاتے تھے۔ اور پاؤں ڈھانکتے تھے تو سر ننگا ہو جاتا تھا۔ آخر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سر ڈھانپ دو اور پاؤں پر اذخر گھاس ڈال دو۔ یہی صورت ہماری ہے کہ ہمارے پاس کام بہت زیادہ ہے اور مربی کم ہیں۔ پس آپ اپنے گاؤں سے کچھ نوجوان یہاں بھیج دیں ہم ان کو سال ڈیڑھ سال تک تعلیم دلائیں گے اور موٹے موٹے مسائل سکھا کر واپس بھیج دیں گے۔

اس دوست نے عرض کیا کہ حضور ہمارے گاؤں میں کوئی شخص بھی پڑھا ہوا نہیں جو ہمیں اخبار سے خطبہ ہی پڑھ کر سنا دے۔

حضور نے فرمایا۔ یہ ٹھیک ہے میں آپ کی مشکل کا انکار نہیں کرتا لیکن جس طرح میں آپ کی مشکل کو سمجھتا ہوں آپ بھی میری مشکل کو سمجھیں کہ اتنے مربی آئیں کہاں سے حدیث میں آتا ہے کہ ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ لوگ آئے اور انہوں نے عرض کیا کہ حضور ہمارے ہاں کوئی شخص نہیں جو ہماری امامت کرے۔ آپ نے فرمایا کوئی قرآن شریف پڑھا ہوا ہے انہوں نے عرض کیا حضور ایک آٹھ دس سال کا لڑکا ہے۔ آپ نے فرمایا پھر اسی کو نماز میں اپنا امام بنا لیا کرو۔ چنانچہ انہوں نے اسے اپنا امام بنا لیا اور اس کے پیچھے نماز پڑھنی شروع کر دی۔ وہ چھوٹا لڑکا تھا جس کے پاس پہننے کے لئے تہہ بند بھی نہیں تھا۔ جب وہ سجدے میں جاتا تو بعض دفعہ ننگا ہو جاتا اس کے پیچھے نماز پڑھنے والوں میں عورتیں بھی تھیں۔ انہوں نے ایک دن شور مچا دیا کہ امام صاحب جب سجدہ میں جاتے ہیں تو ننگے ہو جاتے ہیں اس پر ان لوگوں نے چندہ اکٹھا کر کے اس کے لئے تہہ بند بنوا دیا۔ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک چھوٹے لڑکے کو بھی امام بنا لیا گیا تھا تو کیا آپ کے گاؤں میں ایسے لڑکے نہیں۔ جنہیں آپ یہاں بھیجیں اور ہم ان کو تعلیم دلا کر اور ضروری ضروری مسائل سکھا کر واپس بھیج دیں اور وہ اپنے گاؤں میں جا کر کام کریں آپ کو یہ شکایت ہو سکتی ہے کہ ہمارے پاس خرچ نہیں یا ہم بچوں کے لئے معلم مہیا نہیں کر سکتے سو اس کی ذمہ داری ہم لیتے ہیں کہ ان کی تعلیم کا خرچ بھی ہم دیں گے اور ان کے لئے معلم بھی ہم مہیا کریں گے۔

ہمارے مربیان کا بھی فرض ہے کہ جب وہ باہر جائیں تو وہ لوگوں کو تحریک کیا کریں کہ وہ اپنے لڑکوں کو مرکز سلسلہ میں تعلیم کے لئے بھیجا کریں۔ جو کچھ عرصہ تک یہاں رہ کر دینی تعلیم حاصل کریں اور واپس جا کر اپنے اپنے ہاں دعوت الی اللہ کا کام کریں۔ آخر ہم اتنے مربی کہاں سے لائیں جو ہر جگہ مقرر کئے جاسکیں اور پھر جس کو ہم مربی سمجھتے ہیں اس قسم کے مربی ہر جگہ کے لئے مہیا کرنا عقلاً محال ہے کیونکہ جس کا نام ہم مربی رکھتے ہیں۔ وہ چودہ پندرہ سال تعلیم حاصل کرنے کے بعد تیار ہوتے ہیں۔ گویا جتنی دیر ایم اے بننے پر لگتی ہے۔ اتنی دیر ہی مربی بننے میں لگتی ہے اب اگر ہم ہر ایک گاؤں کے لئے ایک ایک مربی مہیا کریں تو اس کے معنے یہ ہیں کہ ہر گاؤں کے لئے ایک ایک ایم اے مہیا کریں۔ اس وقت ہندوستان میں اندازاً آٹھ لاکھ گاؤں ہیں۔ اگر ہم ہر جگہ ایک ایک مربی مقرر کریں تو گویا آٹھ لاکھ ایم اے ہونے چاہئیں۔ آٹھ لاکھ ایم اے تو گورنمنٹ بھی مہیا نہیں کر سکتی۔ اور ہماری تو چھوٹی سی غریب جماعت ہے۔ پس اصل طریق یہی ہے کہ جس سے ہم دیہات میں دعوت الی اللہ کرنے میں کامیاب ہو سکتے ہیں کہ باہر سے دس دس پندرہ پندرہ لڑکوں کے گروپ یہاں آئیں۔ ہم ان کو سال ڈیڑھ سال تک دینی تعلیم دینگے اور تھوڑی بہت دیسی طب بھی پڑھا دیں گے جس سے وہ اپنا روزگار چلا سکیں۔

دوران تعلیم ہم ان کا خرچ برداشت کریں گے اور ان کیلئے معلم بھی مہیا کرینگے جب وہ گروپ تیار ہو کر واپس چلا جائے تو پھر دوسرا گروپ آئے۔ وہ بھی تیار ہو جائے تو پھر تیسرا گروپ آ جائے اصل چیز جس کی دیہات میں ضرورت ہوتی ہے۔ وہ نماز، روزہ، جنازہ، نکاح اور لین دین وغیرہ کے مسائل ہی ہیں اس قسم کے موٹے موٹے مسائل ہم ان کو سکھا دیں گے۔ اس کے بعد وہ اپنے گاؤں واپس جا کر کام کر سکیں گے۔ اور بڑے بڑے علماء کو وہاں بھیجنے کی ضرورت نہیں رہے گی۔ سوائے اس کے کہ کسی جگہ کوئی اہم واقعہ ہو تو کسی عالم کو بھیج دیا باقی عام ضروریات ان کے ذریعہ ہی پوری ہو سکتی ہیں۔ کیونکہ اتنی تعلیم ہم ان کو دلا دیں گے کہ وہ دیہات میں کام چلا سکیں باقی علم تو ایسی چیز ہے جو کبھی ختم ہی نہیں ہوتا۔ آج ایک بات کی تحقیق کرنے والوں کو بڑا عالم سمجھا جاتا ہے۔ مگر کل ایسے لوگ پیدا ہو جاتے ہیں جو ان کو جاہل کہنے لگ جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ان کو تو کچھ پتہ ہی نہیں تھا۔ اصل تحقیق یہ ہے جو ہم نے کی ہے۔ پھر اس کے بعد ان کو بھی جاہل کہنے والے لوگ پیدا ہو جاتے ہیں اور علم کی انتہا کا پتہ نہیں لگتا یہی ثبوت ہے اس بات کا کہ اس دنیا کو پیدا کرنے والا غیر محدود ہے۔ بیماریوں کو ہی لے لو ان کی شکل اور نوعیت بدلتی رہتی ہے۔ آج ایک دوائی کسی بیماری کے لئے بہت مفید ہے تو کل اسی بیماری کیلئے وہی دوائی کوئی اثر نہیں کرتی۔

پچھلی جنگ کے بعد بڑی شدت سے انفلوئنزا پھیلا۔ شروع شروع میں ڈاکٹروں کو اس کا علاج سمجھ نہیں آتا تھا۔ آخر بڑی تلاش اور جستجو کے بعد ان کو اس کا علاج پتہ لگا۔ لیکن اب وہی بیماری ہے اور وہی دوائی دی جاتی ہے تو اس کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ ڈاکٹر اب اس کا کوئی اور علاج نکالیں گے تو اگلی دفعہ خدا تعالیٰ اس بیماری کی نوعیت اور رنگ بدل دے گا۔ بوعلی سینا بڑے پائے کا طبیب گزرا ہے جس نے طبی لحاظ سے اپنے زمانہ میں ساری دنیا پر حکومت کی ہے۔ اس نے ایک دوائی کے متعلق لکھا ہے کہ میں نے تجربہ کیا ہے کہ یہ دوائی قبض کشا ہے۔ مگر موجودہ زمانہ میں ہم اس دوائی کو استعمال کراتے ہیں تو اس سے قبض نہیں کھلتی۔ اب ہم یہ تو نہیں کہہ سکتے کہ اتنے بڑے طبیب نے یونہی ایک بات لکھ دی تھی جو اس کے تجربہ میں نہیں آئی تھی۔ معلوم ہوتا ہے کہ اب بیماری کی نوعیت بدل گئی ہے۔

پانچ سات دن کی بات ہے میں علامہ قرطبی کی ایک کتاب پڑھ رہا تھا اس میں لکھا تھا کہ ایاک نعبد و ایاک نستعین میں جبر یہ اور قدر یہ دونوں کا رد کیا گیا ہے۔ کیونکہ اگر انسان میں عمل کی طاقت نہیں تو وہ ایاک نعبد کیوں کہتا ہے۔ ایاک نعبد میں تو انسان مانتا ہے کہ اس کے اندر عمل کی قوت ہے۔ اگر اس کے اندر عمل کی قوت ہی نہیں تو ایاک نعبد کہنے کے کیا معنے اور اگر خدا تعالیٰ انسان کے کسی کام میں دخل نہیں دیتا تو پھر ایاک نستعین کہنے کے کیا معنے غرض اس آیت میں جبر یہ اور قدر یہ دونوں کا رد ہے۔ میں سمجھتا تھا کہ یہ نکتہ میرے غور کا نتیجہ ہے۔ اور میں نے ہی یہ بات نکالی ہے۔ لیکن وہ کتاب پڑھ کر مجھے تعجب آیا کہ اس میں علامہ قرطبی نے کسی اور کا حوالہ دیا ہے کہ فلاں شخص نے اس آیت سے یہ استدلال کیا ہے کہ اس میں جبر یہ اور قدر یہ کا رد ہے۔ تو بعض دفعہ انسان سمجھتا ہے کہ میں نے فلاں بات نکالی ہے اور وہ میری ایجاد ہے مگر پہلے بھی وہ بات موجود ہوتی ہے۔ آج کل سرجری کا بڑا زور ہے اور اسے اس زمانہ کی ایجاد سمجھا جاتا ہے۔ لیکن میں نے ایک دفعہ ایک رسالہ دیکھا۔ اس میں بقراط نے اپریشن کے متعلق لکھا تھا کہ ساٹھ فیصدی کامیابی مجھے اپریشن کے ذریعہ علاج کرنے میں ہوئی ہے اور اس نے تفصیلاً اپریشن کے اوزاروں کا بھی ذکر کیا تھا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ علم اس زمانہ میں بھی تھا۔

(الفضل 22 جون 1960ء)

لفظ میرے لیکن حکم اسی کا ہے

بانی تحریک جدید حضرت مصلح موعود بیان فرماتے ہیں کہ:۔

"میں اللہ تعالیٰ پر اس تحریک کی تکمیل کو چھوڑتا ہوں کہ یہ کام اسی کا ہے اور میں صرف اس کا ایک حقیر خادم ہوں۔ لفظ میرے ہیں لیکن حکم اسی کا ہے۔"

(بحوالہ مطالبات صفحہ 8)

(مرسلہ وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

عبدالباری صاحب کیلگری کینیڈا

محترم سید میر مسعود احمد صاحب کی شفقتیں اور عنایتیں

آپ ایک شجر سایہ دار' عالم باعمل اور بزرگ ہستی تھے

محترم سید میر مسعود احمد صاحب جو دسمبر 2002ء میں ربوہ میں وفات پا گئے آپ فیض کا ایک شجر سایہ دار وجود تھے ایک عالم باعمل اور بزرگ ہستی تھے۔ خاکسار کو کئی سال محترم میر صاحب مرحوم کی صحبت سے فیض یاب ہونے کا شرف حاصل رہا ہے حسین یادوں اور آپ کی شفقتوں اور عنایتوں کا ایک سیل رواں ہے۔

نومبر 1969ء میں ہم چند احمدی دوست میونخ مغربی جرمنی میں بیٹھے گفتگو کر رہے تھے کہ ایک نے کہا کہ وہ اگلے ہفتہ ڈنمارک جا رہے ہیں وہاں محترم میر مسعود احمد صاحب مربی ہیں اور انہوں نے تعاون کا یقین دلایا ہے۔ میں نے محترم میر مسعود احمد صاحب کا ذکر سنا ہوا تھا مگر آشنائی نہیں تھی خوش قسمتی سے آپ کے بڑے بھائی محترم میر داؤد احمد صاحب مرحوم سے میری خوب آشنائی تھی۔ وہ بھی اس طرح کہ 1964ء کے خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع میں 400 میٹر کی دوڑ میں خاکسار آخری مرحلہ میں اول آتے آتے دوئم رہ گیا۔ محترم میر داؤد احمد صاحب مرحوم نے دیکھا کہ یہ نیا جوان کہاں سے آ گیا جو ربوہ کے نمبر 1 کھلاڑی کو مات کرنے لگا تھا۔ میرے پاس آئے فرمایا تم کہاں سے آئے ہو میں نے کمالیہ کے پاس ایک گاؤں 714 کا نام لیا۔ میر صاحب اور ذرا قریب ہوئے فرمایا پہلوان تم سے ملاقاتیں ہوتی رہا کریں گی۔ اگلی گرمیوں میں تعلیم القرآن کلاس پر ایک ماہ کے لئے ربوہ ماہ جولائی میں حاضر ہوا تو محترم میر صاحب حدیث کے استاد تھے پھر روزانہ ملاقات پر نماز پر علیک سلیک ہو جاتی۔۔ اس طرح تعلق بہت قربت میں تبدیل ہو گیا۔ بہر حال خاکسار نے محترم میر مسعود احمد صاحب کو ٹیلیفون کیا کہ اس طرح خاکسار جرمنی میں مقیم ہے اور ڈنمارک آنا چاہتا ہے محترم میر صاحب نے تعارف دریافت فرمایا میں نے عرض کیا کہ میرا تعارف تو کوئی نہیں ہے صرف اتنا کہہ سکتا ہوں کہ محترم میر داؤد احمد صاحب میرے محسن ہیں محترم میر صاحب فوراً بولے ''تسیں سراکھاں تے''

خاکسار 8 / دسمبر 1969ء کو فرنکفرٹ سے کوپن ہیگن پہنچا ائرپورٹ سے سیدھا بیت نصرت جہاں گیا محترم میر مسعود احمد صاحب بہت خندہ پیشانی سے پیش آئے ہاتھ پکڑ کر ہال میں لے گئے جہاں پہلے ہی کئی دوست رات سونے کی تیاری کر رہے تھے فرمانے لگے یہ ایک اور آپ کے ساتھی آ گئے ہیں ان کو بھی یہاں جگہ دیں۔ وہ دوست بھی یہیں تھے جو ہفتہ قبل میونخ سے یہاں پہنچے تھے۔ کیا لطف تھا ہمسایہ خدا رہے تھے پانچوں نمازیں بیت الذکر میں۔ کھالیا۔ پھرلیا۔ سولیا۔ کیونکہ ابھی کام تلاش کرتا تھا۔ پھر جا کر ویزہ کا مسئلہ حل ہوتا تھا۔ دوست روز باہر نکل جاتے کام تلاش کرتے جس کو کام مل جاتا وہ خوشی خوشی واپس آ کر محترم میر صاحب کو اطلاع دیتا۔ اس طرح ہم تیس کے قریب دوست بیت الذکر کے ملحقہ ہال میں رہتے تھے شام کو خوب رونق ہوتی۔

محترم میر صاحب روزانہ صبح مختلف فیکٹریوں میں کام کی تلاش کے لئے فون کر رہے ہیں۔ لوگوں کو ایڈریس لکھ کر دے رہے ہیں بس کا روٹ سمجھا رہے ہیں اور جب سب کو بھجوا دیتے تو پھر اس انتظار میں ہوتے کہ کون کام تلاش کرنے کی خوشخبری لاتا ہے تا اس کے ویزہ کے لئے اپلائی کیا جا سکے۔ دوستوں کے لئے دعائیں کر رہے ہیں۔ آپ صبح ہال میں تشریف لاتے اور سلام اونچی آواز میں کہتے اور فرماتے نماز کا وقت ہو گیا ہے اور چلے جاتے اور احباب جلدی جلدی اٹھ کر نماز کے لئے بیت الذکر میں چلے جاتے۔ مجھے کوئی تین ہفتہ تک کام نہ ملا اخبار میں ایک اشتہار پڑھا جس میں لکھا تھا کہ ایک فیکٹری میں ایک مرد کی ضرورت ہے۔ محترم میر صاحب نے مجھے بلایا فرمایا تمہارے لئے کام ملا ہے فلاں جگہ جاؤ میں وہاں گیا تو کام بن گیا۔ جوس کی فیکٹری تھی۔ کھلے عام جوس پیو۔ شہد کھاؤ۔ کمپنی والوں نے کہا ادھر ادھر تھوڑا بہت کام ہوگا عورتوں کی مدد کرتے رہا کرو میں نے پوچھا میرا کام کیا ہے انہوں نے بتایا تمہارا کام وہ ہوگا جو عورتیں نہیں کر سکیں گی۔ محترم میر صاحب نے بھولے بھٹکوں کو اپنے پاس جگہ دے کر جماعت کی جمع بندی کی وہ آپس میں رحماءھم ہیں کا دوستوں نے نظارہ دیکھا۔

محترم میر صاحب ہر آنے والے مہمان کو تین دن مہمان ٹھہرایا کرتے تھے۔ کئی دفعہ ایسا ہوا کہ ہم جب تھکے ہارے شام کو کام سے واپس آتے تو دیکھتے کہ محترم میر صاحب نے ہم سب کے لئے ایک بڑا دیگچہ سالن کا بنایا ہوا ہے فرماتے کچھ وقت نکال لیا تھا لہٰذا آپ لوگوں کے لئے کھانا بنا دیا ڈبل روٹی ہم بازار سے لے آتے تھے ایک دفعہ کسی نے میونسپلٹی میں شکایت کر دی کہ بیت الذکر کے ہال میں بہت سارے لوگ رہتے ہیں۔ میونسپلٹی کے عملہ نے پوچھا تو میر صاحب نے فرمایا میں ان کو کیسے نکال دوں ہاں اگر آپ ان لوگوں کی رہائش کا انتظام کر دیں تو یہ وہاں چلے جائیں گے۔ اس کے بعد میونسپلٹی نے کبھی نہ پوچھا۔ جیسے جیسے لوگوں کے کام بنتے گئے لوگ آہستہ آہستہ اپنی اپنی جگہ منتقل ہوتے گئے مگر خاکسار کو محترم میر صاحب نے ایک کمرہ رہنے کے لئے دے دیا جس میں خاکسار دو سال تک رہا۔ بیت الذکر میں عمومی ڈیوٹی بیت الذکر میں چائے کا انتظام مد اصلوٰۃ میر صاحب کی عدم موجودگی میں نمازیں پڑھانا میرے ذمہ تھیں۔ ہر جمعہ کی شام بڑی بارونق ہوتی تھی۔ پندرہ بیس ڈینش دوست عورتیں مرد نماز جمعہ کے بعد ٹھہرتے۔ محترمہ آپا روفی ان کے کھانے کا انتظام کرتیں۔ شام کو اپنے اور دوسرے تیس چالیس دوست ہال میں بیٹھتے۔ کسی موضوع پر میر صاحب یا کوئی دوسرا ڈینش دوست روشنی ڈالتا تو محفل جم جاتی پھر چائے پیش ہوتی۔ یہ سارا پروگرام باقاعدہ ہر ہفتہ ہوتا تھا۔ ایک دفعہ ایک پاکستانی آفیشل دوست حیدر آباد سے تشریف لائے آتے وقت ان کو کسی احمدی دوست نے بیت الذکر کا پتہ بتایا وہ ہر جمعہ کو تشریف لاتے اور یہ کارروائی جو کہ انتہائی منظم طور پر ہوتی تھی دیکھتے۔ ایک دن میر صاحب کو کہنے لگے یہ لڑکا جو کام کرتا ہے یہ آپ کا صاحبزادہ ہے؟ میر صاحب نے فرمایا ہاں یہ میرا بیٹا ہے۔ کس قدر محترم میر صاحب کی نوازش کرم فرمائی تھی۔

محترم میر صاحب بہت مہمان نواز تھے احباب دیکھ کر حیران ہو جاتے کہ کس خاندان کا چشم و چراغ ہے کس قدر مہمان نواز ہے۔ بہت سارے غیر احمدی دوستوں نے بھی بیت نصرت جہاں میں پناہ لی وہ سارے محترم میر صاحب کے مداح تھے باہر بازار جانا ہوتا تو غیر احمدیوں کی مصافحہ کے لئے لائن لگ جاتی۔

نظمیں سننے کا بہت شوق تھا۔ اچھی آواز والوں سے نظمیں سنتے اور دوسری طرف ریکارڈنگ سسٹم آن رکھتے۔ جن کی آوازیں نہ بھی اچھی ہوں ان سے بھی سنتے اور ان کو ریکارڈ کر لیتے غیر احمدی اچھی آواز والے جو بیت الذکر آتے ان سے نعتیں سن کر ریکارڈ کرتے۔

1971ء میں جب خاکسار کوپن ہیگن کا قائد منتخب ہوا تو سالانہ اجتماع کی تیاری کی گئی فرمایا کسی مربی کو دعوت دو چونکہ مربیان کرام خود تو ملک چھوڑ نہیں سکتے اور نہ خود درخواست کر سکتے ہیں لہٰذا تم وکیل التبشیر صاحب کو خط لکھو اور مربی کے سفر اور اجتماع میں شمولیت کی اجازت طلب کرو میرے عرصہ چار سال قیادت میں محترم مسعود جہلمی صاحب' قاضی نعیم الدین صاحب' مولانا عطاء المجیب راشد صاحب' عبدالوہاب بن آدم صاحب' مختلف اجتماعات میں کوپن ہیگن تشریف لائے۔

ہماری اس کارروائی کے پیچھے محترم میر صاحب کی روح کام کر رہی تھی۔ پھر جب اپریل 1973ء میں پاکستان تشریف لے گئے مجھے لکھا کہ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب انگلینڈ تشریف لا رہے ہیں اپنی مجلس کی تربیت کے لئے تم نے دعوت نامہ بھجوایا ہے یا نہیں۔ پھر حضرت صاحبزادہ صاحب کی خدمت میں دعوت نامہ بھجوایا گیا اور محترم میاں صاحب کوپن ہیگن تشریف لائے اور چند دن قیام فرمایا اس طرح محترم میاں صاحب سے فیض یاب ہوئے۔ جب میں بیت الذکر کے حجرہ میں مقیم تھا تو اس وقت احباب بیت الذکر میں ٹھہرنے کے لئے تشریف لے آتے محترم میر صاحب مجھے بلاتے فرماتے تمہاری کیا رائے ہے میں عرض کرتا محترم میر صاحب آپ مجھے کیوں شرمندہ کرتے ہیں کرنی تو آپ نے اپنی مرضی ہے اور آپ مجھ اکیلے میں یہ پوچھ رہے ہیں فرماتے مشورہ ضرور کرنا چاہئے۔ زندگی میں ایک اصول بنا لو مشورہ ضرور کرو۔ تا کوئی یہ نہ کہے کہ مشورہ کر لیا ہوتا۔ خدام الاحمدیہ کے اجتماع پر کھیلوں کا خوب سماں ہوتا۔ کبڈی ہوتی تمام لجنہ کی ممبرات کو بھی ارشاد ہوتا کہ میدان کے ایک طرف بیٹھ کر تم نظارہ دیکھو کہ کس کی پٹائی ہوتی ہے۔ بعض دوستوں کے بارے میں ریمارکس بھی دیتے۔

1971ء میں سلسلہ احمدیہ کے تین چار مربیان کرام کوپن ہیگن تشریف لائے میر صاحب کی طبیعت عصر کے بعد کچھ علیل ہو گئی۔ مغرب کے لئے میں نے دروازہ پر آواز دی آپا روفی فرمانے لگیں کہ میر صاحب کہتے ہیں تم نے نمازیں پڑھانی ہیں میں نے عرض کیا کہ مہمان بھی بزرگ ہیں تو میر صاحب نے فرمایا۔ ہمارا اپنا ایک انتظام ہے لہٰذا تم جا کر نمازیں پڑھاؤ تعمیل ارشاد کے سوا کوئی چارہ نہ تھا۔ خاکسار کو دسمبر 1969ء سے لے کر اپریل 1973ء تک محترم میر صاحب کے ساتھ ڈنمارک میں وقت گزارنے کا موقع ملا۔

22 / مارچ 1973ء کو خاکسار کی شادی محترم حضرت ملک سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ عالیہ کی سب سے چھوٹی دختر سے ہوئی اس سلسلہ جنبانی میں بھی محترم میر صاحب مرحوم کا خاصا حصہ تھا۔ چونکہ عرصہ قیام پاکستان میں محترم میر صاحب حضرت ملک صاحب کے قریبی ہمسایہ تھے اور محترم میر صاحب محترم ملک صاحب کے شاگرد بھی تھے لہٰذا مجھے فرمانے لگے کہ جو کچھ کروانا چاہتے ہو وہ یہاں سے کروا لو ورنہ پاکستان جا کر کوئی کام کرنا میرے لئے مشکل ہوگا میری شادی کا سارا سامان محترم میر صاحب اور محترمہ آپا روفی نے خود میرے ساتھ جا کر خرید کروایا۔ ماہ مارچ 73ء کے شروع میں محترم میر صاحب مع اہل و عیال پاکستان جانے والے تھے کیونکہ ان کے برادر بزرگ محترم میر داؤد احمد صاحب مرحوم سخت بیمار تھے۔ میں نے عرض کیا کہ میری شادی 22 مارچ 73ء کو ہونے والی ہے آپ سے درخواست ہے کہ آپ اس میں شمولیت فرمائیں نہایت شفقت فرماتے ہوئے میر صاحب نے مزید دو ہفتے اپنا قیام بڑھا لیا۔

آپ کو نظام کا ایک ستون پایا کیا مجال ہے کہ کوئی بڑبڑ کر جائے ایک دفعہ ایک دوست نے کسی ذاتی مسئلہ کی وجہ سے کسی ذمہ دار کے بارے میں غلط ریمارکس دیئے آپ کو علم ہوا تو آپ نے فرمایا کہ اس دوست کا ہمارے ہاں داخلہ بند ہے جب تک کہ وہ اپنے الفاظ واپس نہ لے اور معذرت نہ کرے۔ آخر اس دوست کو معذرت کرنا پڑی تب جا کر داخلہ کی اجازت دی۔ جھکی جھکی آنکھیں کھلا کھلا چہرہ کے مصداق تھے جسم ذرا فربہ تھا چھوٹی چھوٹی داڑھی جوانی میں حضرت میر محمد اسحاق صاحب کی 100% کاپی تھے جب ڈانٹ پلاتے تو

خوب چہرہ سے بھی اس کا اثر ٹپکتا- اصلاح کی خاطر بعض اوقات مخلص دوستوں کو بھی ڈانٹتے بعد میں اکیلے میں فرماتے تمہارا تو کوئی قصور نہیں تھا چونکہ مجمع تھا اور جن کو سنانا تھا وہ ڈائریکٹ متحمل نہ ہو سکتے تھے لہذا یہ بات تمہارے بیچ میں سے نکال کر ان تک پہنچائی ہے-

ڈنمارک میں ہر سال دو مشہور میلے لگتے ہیں ایک شہر کے اندر ہوتا ہے جس کا نام ٹیوولی Tivoli ہے اور دوسرے کا نام کلاپن برگ ہے (Kalapen Berg) جو شہر سے ذرا دور سمندر کے کنارے لگتا ہے- آپ ہمارے ساتھ ان میلوں میں بھی چلے جاتے اور دو دو تین تین گھنٹے پھرتے رہتے اور بعض اوقات ان میلوں پر نشانہ بازی میں حصہ لیتے ایک دفعہ آپ نے ایک نقطہ پر تین دفعہ فائر کیا اور تین دفعہ انعام کے طور پر کوئی چیز جیتی آخر میں وہ دکاندار کہنے لگا سر اب آپ کو نشانہ لگانے کا ٹکٹ نہیں مل سکتا آپ تو ساری دکان لوٹ کر لے جائیں گے-

جب آپ شکاریات پر بات کرتے تو ایسے لگتا کہ محترم میر صاحب ساری زندگی شکار ہی کھیلتے رہے ہیں کھانا خوب کرارا کھاتے سبز مرچ کچی سبزی کی طرح کھا جاتے سبز تیز مرچ کھانے کا مجھے بھی بڑا شوق تھا اور ہے مگر ان کے ساتھ مقابلہ میں کافی مشکل پڑتی اس قدر تیز مرچ ہوتی کہ پسینے چھوٹ جاتے مگر یہ سب کچھ ہال کے کچن میں ہوتا- محترم میر صاحب کے گھر میں نمک مرچ مناسب اور مزیدار ہوتا مگر یہ مقابلہ بازی گھر سے باہر ہوتی- مزاح سننے کے بہت شوقین تھے بعض لوگ جو بات لگانے کے عادی ہوتے ہیں محترم میر صاحب گفتگو کے دوران ان کی بات کا انتظار کرتے کہ کہاں کی کوڑی لاتے ہیں بھائی جان کو بہت سی کہاوتیں یاد ہیں جو کہ عام لوگوں کے سروں پر سے گزر جائیں مگر محترم میر صاحب بہت محظوظ ہوتے اور فرماتے قادر صاحب کچھ اور ہو جائے- اور میر صاحب کھل کر داد دیتے محترم میر صاحب جہاں کھیل دیکھنے کے شوقین تھے وہاں ان کا دل بھی مچلتا تھا کہ وہ بھی حصہ لیں مگر اپنے مقام کی وجہ سے خاموش رہتے میں جوانی میں تھا میر صاحب کا دل چاہتا تھا کہ باری جو دوڑ بھاگ اور کلائی میں اکڑتا ہے اس سے دو ہاتھ ہو جائیں ایک دفعہ مجھے کہنے لگے میں تمہاری کلائی پکڑتا ہوں میں نے انکار کیا فرمایا حکماً میں نے آئیں بائیں کیا مگر الامر فوق الادب کے تحت میں نے کلائی آگے کر دی- (محترم میر صاحب اس وقت 44 بہاریں دیکھ چکے تھے اور میں 26 سال کا تھا) میں نے چھڑانے کے لئے پورا زور نہ لگایا اور میں نے کہا کہ آپ جیت گئے فرمانے لگے نہیں تم نے جو داؤ لگانا ہے لگاؤ میں نے کہا میر صاحب داؤ لگاؤں گا تو دو سیکنڈ لگیں گے فرمانے لگے جب داؤ لگاؤ گے تو دیکھا جائے گا تم چھڑا کر دکھاؤ- میں نے پیچ لگایا اور کلائی دو سیکنڈ سے پہلے چھوٹ گئی بہت محظوظ ہوئے سوائے خاکسار کے کسی اور سے ایسی کھیلیں نہیں کیا کرتے تھے-

ابھی میری شادی ہوئے ہفتہ ہی گزرا تھا کہ محترم میر صاحب کے ساتھ مجھے ایک دعوت پر بلاوا آیا ہم اکٹھے فریڈرک سند Fredrik Sund گئے دعوت کے بعد باہر ٹہل رہے تھے یہ گاؤں سمندر کے کنارے ہے مگر سطح سمندر سے کافی اونچا ہے جہاں ہم تھے وہاں سے سمندر (Cliff) بہت نیچے نظر آتا تھا بلکہ ڈراؤنا نظارہ پیش کرتا تھا اور بھی کئی دوست ساتھ تھے مجھے فرمانے لگے اگر تم یہاں سے سیدھے جا کر سمندر کے پانی کو ہاتھ لگا دو تو 100 کراؤن انعام دوں گا میں نے عرض کی میری نئی شادی ہے کوئی بدلہ تو نہیں لینا یہ کمال پھر کسی وقت دکھا دوں گا فرمانے لگے یہ فکر نہ کرو تمہاری شادی ہمیشہ نئی رہے گی پانی کو ہاتھ لگا کر دکھاؤ- میں نے آؤ دیکھا نہ تاؤ میں وہاں سے لڑھک گیا جب پانی کو ہاتھ لگایا اور اونچی آواز دی تو فرمانے لگے آ جاؤ (سبحان اللہ کیا مبارک زبان تھی میری شادی کے 30 سالہ عرصہ میں ہمیشہ شادی نئی کا سلسلہ قائم رہا الحمدللہ ان کی سچائی کے بول شادی کی زندگی پر محیط ہیں) میں تمہاری جرأت دیکھنا چاہتا تھا واپس آ کر میں نے 100 کراؤن وصول کیا جو کبھی واپس نہ کیا 1972ء میں محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام کوپن ہیگن تشریف لائے تو بیت الذکر بھی ملاقات اور نوافل کے لئے آئے ہمیں بھی تصویریں کھنچوانے کا موقع مل گیا ڈاکٹر صاحب محترم میر صاحب کو فرمانے لگے باقی سب ٹھیک مگر آپ ذرا وزن کم کریں یہ بات محترم ڈاکٹر صاحب ہی کہہ سکتے تھے- اے جانے والے ہم تیرے احسانوں کو یاد کرتے ہیں اور تیرے لئے دعا گو ہیں اللہ تجھے اپنا قرب عطا فرمائے تو بہت اچھا تھا- تیرے اخلاق بہت اچھے تھے کچھ تیرے لگائے ہوئے پودے 1974ء میں ڈنمارک چھوڑ کر کینیڈا آ بسے- عبدالرحمن ورک ایک فارم کا مالک بن گیا- احسان الٰہی ایک بڑے سٹور کا مالک بن بیٹھا- خادم حسین ایک لوہے کی فیکٹری چلا رہا ہے- اور یہ خادم جس کو عرصہ 26 سال سے کینیڈین پیسفک ریلوے میں ایک اچھا روزگار میسر ہے- تیری دعاؤں کا نتیجہ ہے کہ تیرے یہ خادم جماعت کی قولی- فعلی- مالی خدمت کی اعلیٰ توفیق پا رہے ہیں- اللہ تعالیٰ آپ کے اہل و عیال کو اپنی حفظ و امان میں رکھے اور صبر جمیل عطا فرمائے آمین تو ہمارے لئے انجام بخیر کی دعا کر ہم تیری مغفرت کی دعا کرتے ہیں-

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی** مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں-

سیکرٹری مجلس کارپرداز- ربوہ

مسل نمبر 34777 میں محمد اکرام ناصر ولد محمد ارشد مانگٹ قوم جٹ مانگٹ پیشہ طالب علمی عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گولبازار ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-12-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے- اس وقت مجھے مبلغ -/675 روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- العبد محمد اکرام ناصر ولد محمد ارشد مانگٹ گولبازار ربوہ گواہ شد نمبر 1 محمد اعظم اکسیر ولد محمد اشرف کوارٹر تحریک جدید ربوہ گواہ شد نمبر 2 چوہدری محمد ابراہیم ولد چوہدری عطاء محمد کوارٹر انصاراللہ ربوہ

مسل نمبر 34778 میں مظفر احمد دلاور ولد سلیم الدین احمد قوم قریشی پیشہ ملازمت عمر 33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالیمن غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 18-12-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے- اس وقت مجھے مبلغ -/4288 روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- العبد مظفر احمد دلاور ولد سلیم الدین احمد دارالیمن غربی ربوہ گواہ شد نمبر 1 سلیم الدین احمد والد موصی گواہ شد نمبر 2 عطاء الرحمن ولد فضل الرحمن دارالیمن غربی ربوہ

مسل نمبر 34779 میں عبدالعلی ولد حاجی ولایت خان قوم گجر پیشہ طالب علمی عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالیمن غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 15-12-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے- اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- العبد عبدالعلی ولد حاجی ولایت خان دارالیمن غربی ربوہ گواہ شد نمبر 1 میر عبدالباسط ولد میر عبدالرحیم دارالیمن غربی ربوہ گواہ شد نمبر 2 حاجی ولایت خان والد موصی

مسل نمبر 34780 میں احمد عدنان ہاشمی ولد احمد رضوان ہاشمی قوم ہاشمی پیشہ طالب علمی عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر ہوسٹل ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 21-11-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے- اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- العبد احمد عدنان ہاشمی ولد احمد رضوان ہاشمی ناصر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر 1 احمد طاہر مرزا وصیت نمبر 27102 گواہ شد نمبر 2 شبیر احمد ثاقب وصیت نمبر 25729

مسل نمبر 34781 میں محمود احمد انجم ولد محمد اقبال قوم بھٹہ جٹ پیشہ طالب علمی عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر ہوسٹل ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 18-12-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے- اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- العبد محمود احمد انجم ولد محمد اقبال ناصر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر 1 خلیل احمد تنویر وصیت نمبر 23648 گواہ شد نمبر 2 عزیز احمد ولد مجید احمد دارالصدر شرقی ربوہ

مسل نمبر 34782 میں منصورہ فوزیہ بنت چوہدری محمد یار ارشد قوم لنگاہ پیشہ طالب علمی عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم وسطی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 9-11-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب

ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی 3 تولے مالیتی -/18000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ منصورہ فوزیہ بنت چوہدری محمد یار ارشد دارالعلوم وسطی ربوہ گواہ شد نمبر 1 اللہ بخش صادق ولد چوہدری اللہ دین وقف جدید ربوہ گواہ شد نمبر 2 محمد یار ارشد والد موصیہ

نعیم احمد خادم صاحب۔ مربی سلسلہ

غانا میں سالانہ میلہ کے موقع پر احمدیہ بکسٹال

غانا کے ویسٹرن ریجن میں ہر سال آرٹس و کلچر میلہ منعقد ہوتا ہے جس میں جیسا کہ نام سے ظاہر ہے غانین کلچر کو فروغ دینے کے لئے مختلف اشیاء کے نمائشی سٹالز لگائے جاتے ہیں۔ امسال یہ میلہ 6 تا 17 دسمبر 2002ء کو ''ٹاکوراڈی اور سیکنڈی'' جڑواں شہروں میں منعقد ہوا۔

گو یہ ایک کلچرل میلہ تھا لیکن جماعت احمدیہ ٹاکوراڈی نے دعوتی نکتہ نظر سے ایک بک سٹال لگانے کا فیصلہ کیا، اس لئے پورے میلہ میں کتابوں کا سٹال صرف جماعت کا ہی تھا۔ ہمارے سٹال پر انگریزی، عربی اور غانا کی تقریباً سبھی زبانوں میں جماعت کا لٹریچر وافر مقدار میں موجود تھا۔ اس کے علاوہ ویڈیو سیکشن میں حضور انور ایدہ اللہ کی سوال و جواب کی کیسٹس، جماعت احمدیہ غانا کے جلسہ سالانہ، ویسٹرن ریجن کے جلسہ سالانہ اور ذیلی تنظیموں کے اجتماعات کی ویڈیوز دیکھنے اور خریدنے کے لئے موجود تھیں۔ آڈیو سیکشن میں تلاوت قرآن مجید مع انگریزی ترجمہ، احمدیہ نغمات اور مختلف احمدی داعیان الی اللہ کی دعوتی کیسٹس موجود تھیں۔ سٹال کو سجانے کے لئے جھنڈیاں، بینرز اور حضرت مسیح موعود اور حضور ایدہ اللہ کی تصاویر لگائی گئی تھیں۔

افتتاحی تقریب

مورخہ 7 دسمبر کو افتتاحی تقریب منعقد ہوئی جس میں آنریبل ریجنل منسٹر و ڈپٹی منسٹر ویسٹرن ریجن اور دوسری اہم شخصیات نے شرکت کی۔ افتتاحی تقریب کے بعد ڈپٹی ریجنل منسٹر Miss Sofiah Hanna Sam مختلف سٹالز کا معائنہ کرتے ہوئے احمدیہ سٹال پر بھی تشریف لائیں۔ اس موقعہ پر مکرم نوید احمد عادل صاحب مربی سلسلہ نے ان کی خدمت میں جماعت کے لٹریچر میں سے ''اسلامی اصول کی فلاسفی کا انگریزی ترجمہ، ریویو آف ریلیجنز اور احمدیہ مشن غانا کے پمفلٹ تحفۃً پیش کئے جنہیں انہوں نے شکریہ کے ساتھ قبول کیا۔

ہمارے دن کا آغاز صبح نو بجے قرآن مجید کی تلاوت اور اس کے انگریزی ترجمہ سے ہوتا تھا۔ اس کے بعد سارا دن گاہے بگاہے احمدیہ نغمات اور دوسری آڈیو کیسٹس کا سلسلہ جاری رہتا۔ شام ہوتے ہی سوال و جواب کی ویڈیو کیسٹس شروع ہو جاتیں جو دور سے ہی لوگوں کو ہمارے سٹال کی طرف کھینچ کر لاتی تھیں۔

اس بارہ میں دن کے عرصہ کے دوران ایک اندازے کے مطابق دس ہزار سے زائد افراد نے ہمارے سٹال پر وزٹ کیا۔ پندرہ لاکھ سیڈیز سے زیادہ کی کتابیں فروخت ہوئیں۔ ہزاروں کی تعداد میں مفت لٹریچر تقسیم کیا۔ سینکڑوں افراد سے سٹال پر ہی گفتگو ہوئی کیونکہ پچھلی طرف کرسیوں کا انتظام کیا ہوا تھا۔

اس میلہ کی انتظامیہ کی طرف سے Good News FM ریڈیو سٹیشن کو میلہ کی پبلسٹی اور بعض اوقات رواں تبصرہ کے لئے مدعو کیا تھا۔ جن کا سٹال ہمارے سٹال کے قریب ہی تھا۔ بلکہ اکٹھا ہونے کی وجہ سے ہم ایک دوسرے کے ہمسایہ کہہ کر بلانے لگ گئے تھے۔ پہلے دن سٹالز کا تعارف کرواتے ہوئے انہوں نے ریجنل مشنری مکرم نوید احمد عادل کا ایک مختصر انٹرویو براہ راست نشر کیا جس میں جماعت کے سٹال اور اس پر موجود کتابوں کا تعارف کروایا گیا۔ اس کے بعد بھی جب کبھی براہ راست نشریات کے سلسلہ میں سٹالز کا تعارف کرواتے تو ہمیشہ جماعت کے سٹال سے شروع کرتے اور ہمیشہ یہ ذکر کرتے کہ ہم خوش قسمت ہیں کہ ہم احمدیہ مشن کے ہمسائے ہیں۔ کبھی حضرت مسیح موعود کا الہام ''میں تیری (دعوت) کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا''۔ انگریزی زبان میں پڑھ کر آغاز کرتے جس کا بینر ہمارے سٹال پر لگا تھا۔ کبھی کہتے کہ ہمارے ریڈیو سٹیشن کا نام ہے Good News FM اور احمدیہ مشن والے قرآن کی Good News دنیا میں پھیلا رہے ہیں۔ یہ ریڈیو اسٹیشن سب سے وسیع رینج والا ہے اس لئے ایک اندازہ کے مطابق اس طور پر جماعت کا پیغام تقریباً دو ملین افراد تک پہنچا ہے۔ اللہ ان کو جزائے خیر دے۔ آمین

مورخہ 15 دسمبر کو مکرم عبدالوہاب بن آدم صاحب امیر و مربی انچارج غانا بذات خود سٹال پر تشریف لائے۔ کارکنان کو قیمتی ہدایات سے نوازا۔ احمدیہ سٹوڈنٹس غانا (AMSUNG) کے طلباء و طالبات نے اس بکسٹال کو بڑی محنت سے چلایا۔

(الفضل انٹرنیشنل 7 مارچ 2003ء)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

شام کا ڈینٹل کلینک

احباب کی سہولت کیلئے انتظامیہ فضل عمر ہسپتال نے شام کے اوقات میں بھی ڈینٹل کلینک کھولنے کا انتظام کیا ہے۔ ڈینٹل سرجن مکرم ڈاکٹر سید حمید اللہ نصرت پاشا صاحب مریضوں کا علاج معالجہ کرتے ہیں۔

اوقات کلینک 4:00 بجے تا 8:00 بجے شام

جمعۃ المبارک اور آخری ہفتہ کلینک بند ہوتا ہے۔

یہ پرائیویٹ پریکٹس نہیں بلکہ معمول کا ڈینٹل کلینک ہے

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

داخلہ ڈپلومہ ان کمپیوٹر ایپلیکیشن پلس

مجلس خدام الاحمدیہ مقامی کے تحت جاری ''غلام قادر کمپیوٹر ٹریننگ سنٹر'' میں کمپیوٹر کے منفرد ڈپلومہ DCA+ کا آغاز کیا جا رہا ہے۔ جس میں آپریٹنگ سسٹم' ڈسک آپریٹنگ سسٹم' مائیکروسافٹ ونڈوز' ایم ایس آفس آٹومیشن' گرافکس' اردو / انگلش مکمل کمپوزنگ' کمپیوٹر ہارڈ ویئر بمع ٹربل شوٹنگ و سافٹ ویئر انسٹالیشن شامل ہیں۔ اس اہم کلاس کا دورانیہ 2 ماہ اور فیس صرف -/800 روپے ہے۔ ربوہ کے خدام اور خصوصاً امتحانات سے فارغ طلباء اس موقع سے ضرور استفادہ کریں اور کورس میں شمولیت اختیار کریں۔ داخلہ فارم آفس کمپیوٹر سنٹر سے حاصل کر کے جلد از جلد جمع کروائیں۔ کلاس مورخہ 19۔ اپریل 2003ء بروز ہفتہ سے شروع ہوگی۔ مزید معلومات اور کلاس کی ٹائمنگ آفس غلام قادر کمپیوٹر ٹریننگ سنٹر سے حاصل کریں۔ شکریہ

(ناظم صنعت و تجارت خدام الاحمدیہ ربوہ)

درخواست دعا

مکرم مولانا محمد صدیق گورداسپوری صاحب تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کے ایک عزیز محمد اکرم صاحب جو میرے بھانجے مکرم محمد انور سابق کارکن نظارت امور عامہ کے بیٹے ہیں آجکل گلے کے کینسر میں مبتلا ہیں۔ حالت تشویش ناک ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے شفاء کامل عطا فرمائے۔

مکرم رفیق مبارک میر صاحب نائب وکیل تعمیل و تنفیذ لکھتے ہیں کہ خاکسار کی خالہ مکرمہ نصرت رشید صاحبہ اہلیہ مکرم رشید احمد بھٹی صاحب آف Milto Keynes یو۔کے مختلف عوارض کی وجہ سے شدید علیل ہیں۔ دعا کریں کہ مولیٰ کریم محض اپنے فضل سے شفائے کاملہ و عاجلہ سے نوازے۔ آمین

مکرم عدنان احمد عارف صاحب ابن مکرم مبارک احمد صاحب (مرحوم) دارالعلوم غربی ربوہ بخار کی وجہ سے شدید بیمار ہیں۔ اللہ تعالیٰ معجزانہ شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

ولادت

مکرم خلیل احمد باجوہ صاحب معلم وقف جدید چک نمبر 363/E.B ضلع وہاڑی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 27 مارچ 2003ء کو بیٹا عطا فرمایا ہے حضور انور نے اس کا نام ''جمیل احمد باجوہ'' عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم بشیر احمد صاحب باجوہ 37 جنوبی سرگودھا کا پوتا اور مکرم نذیر احمد صاحب باجوہ دارالرحمت شرقی ربوہ کا نواسہ ہے۔ بچہ تحریک وقف نو میں شامل ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو وقف نو کے تقاضے پورے کرنے والا اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔

''فضل عمر ہسپتال ربوہ کے نادار مریضوں کے لئے عطیات کی تحریک''

فضل عمر ہسپتال نادار اور مستحق افراد کو مفت علاج و معالجہ فراہم کرنے میں سرگرم عمل ہے۔ ہر سال ہزاروں افراد اس سہولت سے استفادہ کرتے ہیں۔ ملک میں مہنگائی کو مدنظر رکھتے ہوئے غریب اور مستحق افراد کا علاج و معالجہ کروانا ان کے بس میں نہیں رہا اور دوسری طرف ادویات کی قیمتوں میں غیر معمولی اضافہ سے اس سہولت کو فراہم کرنے میں دشواری کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔

مخیر احباب کی خدمت میں درمندانہ درخواست ہے کہ وہ اس مد میں دل کھول کر اپنے عطیات پیش کریں تا کہ ہسپتال میں آنے والا کوئی بھی مریض بغیر علاج و معالجہ کے واپس نہ لوٹایا جائے۔ خداتعالیٰ آپ کے اموال میں بے شمار برکتیں نازل فرمائے۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

بقیہ صفحہ 2

ذوق وشوق پیدا ہو گیا کہ شب بیداری' تہجد اور نمازوں میں خشوع وخضوع کا وہ عالم ہوا کہ کسی طرح ان چیزوں سے سیری ہی نہ ہوتی تھی' غرضیکہ تقویٰ اور عبادت کا ایسا رنگ غالب ہوا کہ ہم نشینوں کو حیرت ہو گئی' صحیح راستے پر لگنے سے دماغ کے فطری جوہر بھی کھلنے لگے۔

(تذکرہ انصار احمدیہ حصہ اول ص 64 ناشر احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور)

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب

سوموار	14-اپریل	زوال آفتاب	12-09
سوموار	14-اپریل	غروب آفتاب	6-39
منگل	15-اپریل	طلوع فجر	4-12
منگل	15-اپریل	طلوع آفتاب	5-38

کسانوں سے گندم کا دانہ دانہ خرید ینگے

وزیراعلیٰ پنجاب نے کہا ہے کہ ہم اپنے عمل سے ثابت کریں گے کہ ہماری حکومت کسان دوست ہے ہم نے صوبے میں کاشتکاروں کے مسائل کے حل کی بنیاد رکھ دی ہے۔ حکومت اور کسان کے رشتے کو مضبوط سے مضبوط تر بنایا جائے گا کسانوں کو اجناس کی بہتر قیمت دلائیں گے پہلے مرحلے میں گندم کی قیمتوں میں اضافہ کرنے کیلئے وفاقی حکومت سے رجوع کیا ہے اور گندم کی خریداری کا کوئی ٹارگٹ مقرر نہیں کیا۔ حکومت کسانوں سے گندم کا دانہ دانہ مقررہ قیمت پر خریدے گی۔ انہوں نے اس امر کا اعلان الحمراء ہال میں کسان بورڈ پاکستان کے زیراہتمام کسان کنونشن سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔

بھارت کے کھوکھلے بیانات کی کوئی اہمیت نہیں وزیرخارجہ خورشید قصوری نے کہا ہے کہ امریکہ برطانیہ سمیت دنیا نے بھارت کے پیشگی حملے والے دھمکی آمیز بیانات کو مسترد کر دیا ہے اور اب ان کی جانب سے بار بار دہرائے جانے والے ان کھوکھلے بیانات کی کوئی اہمیت اور وقعت باقی نہیں رہی ہم اپنے دفاع سے غافل نہیں اور پوری طرح چوکس اور بیدار ہیں۔ انہوں نے کہا بھارتی وزیر دفاع کا نیا دھمکی آمیز بیان بھی پرانے بے وزن اور کھوکھلے بیانات کا تسلسل ہے ہم ان بیانات کو نہ تو سنجیدگی سے لیتے ہیں نہ ہی ان میں کوئی وزن ہے۔ انہوں نے کہا امریکہ نے واضح کر دیا ہے کہ عراق اور پاکستان کے معاملات میں کوئی مماثلت نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ اصل ملزم بھارت ہے جس نے کشمیر کے سلسلے میں اقوام متحدہ کی قرار دادوں کا پاس نہیں کیا۔ انہوں نے کہا ہمارا میزائل پروگرام بھارت سے کہیں بہتر اور جدید تر ہے۔

بھارتی دھمکیوں سے نہیں ڈرتے وزیراعظم جمالی نے کہا ہے کہ پاکستان پیشگی حملے کی بھارتی دھمکیوں سے ڈرنے والا نہیں ہے ہم اپنے دفاع کی پوری صلاحیت رکھتے ہیں۔ جب تک مسئلہ کشمیر حل نہیں ہوتا خطے میں امن نہیں ہوسکتا اس لئے اسے حل کرنا ضروری ہے۔ ایک غیرملکی جریدے کو دیئے گئے انٹرویو میں وزیراعظم نے کہا کہ جب بھارتی وزیر پیشگی حملے کی بات کرتے ہیں تو ہمیں بھی تیار رہنا چاہئے۔ تاہم میں دونوں ممالک کے شہریوں کی بھلائی چاہتا ہوں ہم جنگ نہیں چاہتے کیونکہ جنگ کسی مسئلے کا حل نہیں اب بھی موقع ہے بھارتی قیادت ہوش سے کام لے۔ ہم آج بھی کہتے ہیں کہ بھارتی قیادت آئے اور ہم سے بیٹھ کر تنازعات پر بات کریں۔

آسٹریلیا نے مزید 6 جہادی تنظیموں کو دہشت گرد قرار دے دیا آسٹریلیا کے انسداد دہشت گردی کے قوانین کے مطابق مزید 6 جہادی تنظیموں کو دہشت قرار دے کر ان پر پابندی عائد کر دی ہے۔ ایک غیرملکی اخبار کے مطابق ان کالعدم تنظیموں میں انباط الانصار، مصری اسلامی جہاد، اسلامک آرمی آف عدن، اسلامی تحریک ازبکستان، جیش محمد اور لشکر جھنگوی شامل ہیں۔ نئے قانون کے تحت آسٹریلیا کا کوئی باشندہ ان تنظیموں سے کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں رکھ سکے گا اور خلاف ورزی پر 25 سال تک سزا ہوگی۔

(روزنامہ پاکستان 12-اپریل 2003)

موصل پر قبضہ عراقی فوج کی پانچویں کور کے سربراہ اور امریکی فوج کے درمیان جنگ بندی کے معاہدہ کے بعد امریکی فوج نے عراق کے تیسرے بڑے شہر موصل پر قبضہ کر لیا ہے۔ امریکی فوج کو مزاحمت کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔

موصل۔ بغداد اور کرکوک میں لوٹ مار

بغداد۔ کرکوک موصل اور ناصریہ سمیت عراق کے مختلف شہروں میں بڑے پیمانے پر لوٹ مار کا سلسلہ جاری ہے۔ لوٹ مار کے دوران کئی افراد ہلاک اور درجنوں زخمی ہوگئے۔ عراقی اسلحہ تباہ کرنے کی کوشش میں متعدد امریکی فوجی بھی مارے گئے لوٹ مار کے دوران انتقامی کارروائیاں بھی ہوئیں۔ بغداد میں کرفیو نافذ کر دیا گیا۔ اہم عمارتوں پر امریکی پرچم لہرا دیئے گئے۔ موصل میں اتحادیوں کی آمد کے ساتھ شہریوں نے لوٹ مار شروع کر دی۔ سرکاری املاک لوٹ لی گئیں۔ شاپنگ سنٹروں اور دکانوں میں لوٹ مار کی گئی۔ الرشید بنک لوٹ لیا گیا۔ ہسپتال بھی لوٹ مار سے محفوظ نہ رہے۔

صدام کہاں گیا؟ شام نے کہا ہے کہ صدام حسین اور ان کی حکومت کے دیگر معزول اعلیٰ لیڈروں کی روپوشی کا ہم سے کوئی تعلق نہیں۔ امریکہ کو پتہ ہوگا۔ ہم اس مسئلہ میں نہیں پڑنا چاہتے۔ امریکی فوج نے جنگ کے آغاز ہی سے سرحد کی نگرانی شروع کر دی تھی۔ عراق میں رہنے یا سرحد پار کرنے کی اجازت امریکی فوج ہی دے سکتی ہے۔ صدام کو پناہ دینے کی اطلاعات شام کی ساکھ کو متاثر کرنے کی کوششیں ہیں۔ بغداد پر قبضے سے عراقی دلگیر ہیں۔ دوسری طرف امریکہ نے حکومت شام سے کہا ہے کہ اچھا راستہ اختیار کرے۔

عراقی سفارتکار نکالنے کا مطالبہ امریکہ نے 60 سے زائد ممالک سے عراقی سفارتکاروں کو نکالنے کا مطالبہ کیا ہے۔

اتحادیوں کے نشانہ ممالک بی بی سی نے کہا ہے کہ ترکی، ایران اور شام اتحادیوں کا نشانہ بن سکتے ہیں۔ پہلا نمبر شام کا آئے گا۔ امریکہ عراق میں کارروائی مکمل کرنے کے بعد دیگر ممالک کی طرف رخ کرے گا۔

فرانس کو دھمکی امریکہ نے فرانس کو دھمکی دی ہے کہ فرانس کو عراقی جنگ کی مخالفت کے نتائج بھگتنا پڑیں گے امریکی نائب وزیر دفاع نے سینٹ کمیٹی میں بیان دیتے ہوئے کہا کہ فرانس کی مخالفت سے نیٹو کی ساکھ متاثر ہوئی۔

شمالی کوریا کے ایٹم بم سی آئی اے کی رپورٹ کے مطابق شمالی کوریا سالانہ دو ایٹم بم تیار کرسکتا ہے۔ جوہری ہتھیاروں کے علاوہ شمالی کوریا، کیمیاوی اسلحہ بھی تیار کرسکتا ہے ایران بھی روس کی مدد سے ایٹمی پروگرام پر عمل پیرا ہے۔

عراق میں عبوری حکومت کا ڈھانچہ

پینٹاگون نے عراق کے لئے تین مرحلوں پر مشتمل عبوری حکومت کا ڈھانچہ تیار کرلیا ہے۔ ابتدائی سطح پر عراق کی تعمیر نو اور انسانی امداد کے دفتر کا کنٹرول حاصل کیا جائے گا۔ جس کا مقصد انسانی امداد اور بنیادی ضروریات کی فراہمی کی نگرانی کرنا ہے۔ بنیادی سہولتیں بحال ہوتے ہی انتظامی ذمہ داری عبوری عراقی انتظامیہ کے سپرد کر دی جائے گی۔ عبوری انتظامیہ نیا آئین تیار کرے گی یا الیکشن کرائے گی۔

دورہ نمائندہ مینیجر الفضل

ادارہ الفضل مکرم چوہدری محمد شریف صاحب کو جماعتی دورہ پر بطور نمائندہ الفضل مندرجہ ذیل مقاصد کیلئے ضلع منڈی بہاؤ الدین اور ضلع گجرات کیلئے بھجوا رہا ہے۔

(i) توسیع اشاعت الفضل کیلئے نئے خریدار بنانا۔
(ii) الفضل میں اشتہارات کی ترغیب اور وصولی۔
(iii) الفضل کے خریداروں سے چندہ الفضل اور بقایات کی وصولی۔

امراء صدران مربیان سلسلہ معلمین و جملہ احباب کرام سے تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

بھائی بھائی گولڈسمتھ
اقصیٰ روڈ چیمہ مارکیٹ ربوہ
☎ دوکان 211158 رہائش 214454
0303-6743122 (دکان گلی کے اندر ہے)

العطاء جیولرز
DT-145-C کری روڈ
ٹرانسفارمر چوک راولپنڈی
پروپرائیٹر۔ طاہر محمود ☎ 4844986

اکسیر بلڈ پریشر
ایک ایسی دوا جس کے دو تین ماہ استعمال سے ہائی بلڈ پریشر اللہ کے فضل سے مکمل طور پر ختم ہو جاتا ہے اور دواؤں کے مستقل استعمال سے جان چھوٹ جاتی ہے۔
ٹی ڈبی/30 روپے، بڑی/90 روپے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
Ph:04524-212434,Fax:213966

ہر قسم کی بیماریوں کے علاج کے لئے
پروفیسر سعید اللہ خان ایم اے ہومیوڈاکٹر
38/1 دارالفضل ربوہ فون 213207

پتھری و پیشاب سے متعلق کیوریٹو ادویات

KIDNEY INFECTION COURSE	370/-	گردوں میں سوزش پیشاب میں خون، پیپ البیومن آنا
KIDNEY STONE COURSE	370/-	گردہ مثانے یا پیشاب کی نالیوں میں پتھری کیلئے
PROSTATE COURSE	230/-	پراسٹیٹ گلینڈ کے بڑھ جانے کیلئے
URINATION COURSE	80/-	پیشاب کا بار بار اور مقدار میں زیادہ آنا۔

دیگر کیوریٹو ادویات کا لٹریچر ہمارے سٹاکسٹ سے یا براہ راست ہیڈ آفس سے طلب فرمائیں۔
کیوریٹو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل ربوہ
فون کلینک: 214606 ہیڈ آفس: 213156 سیلز: 214576